ریلوے نظام میں قادیانیوں کا عمل دخل

سیف الرحمن قیصرانی قادیانی، ڈی ایس ریلوے ملتان ڈویژن تخریب کاری میں ملوث ہے۔

حال ہی میں خانیوال کے قریب مہر شاہ اسٹیشن پر کراچی جانے والی تیزرو کو ایک خوفناک حادثہ پیش آیا۔ جس میں حکومت کے اعلان کے مطابق ۱۲۷ افراد جاں بحق اور ۱۰۰ سے اوپر زخمی ہوئے۔ انجن سمیت کئی ڈبے تباہ ہوئے۔ حکومت کے اعلان کے مطابق تخریب کاری خارج ازامکان نہیں۔

یہ بات قابل غور ہے کہ ملک میں ہونے والی تخریب کاری اور دہشت گردی کے پس منظر میں کون لوگ ہیں؟ انسانی جانوں سے کھیلنے والے کون ہیں اور ان کا مقصد کیا ہے؟ دہشت گردی اور تخریب کاری کے ذریعے اس ملک کو کمزور کرنے والا کونسا طبقہ ہے؟ ہر طرف تباہی، بربادی آہ و بکا ہے۔ مگر اس خفیہ ہاتھ تک کیوں نہیں پہنچا جارہا؟

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ہمارے ضلع بھکر کے ایک مجسٹریٹ کا تبادلہ سٹی مجسٹریٹ جھنگ کی حیثیت سے جھنگ ہوگیا۔ میری ان کے ساتھ اچھی گپ شپ تھی۔ ان دنوں جھنگ میں سنی شیعہ فساد زوروں پر تھا۔ میں نے اس مجسٹریٹ سے کہا کہ فقیر کی ایک بات آپ گرہ سے باندھ لیں۔ اگر آپ نے اس پر عمل کیا تو ان شاء اللہ جھنگ میں امن کا سہرا آپ کے سر ہوگا۔ انہوں نے پوچھا کیا؟ میں نے کہا کہ آپ جس شخص کو بھی تخریب کاری کرتے ہوئے پائیں اسے گرفتار کرکے اس کے عقیدے کی تحقیق کریں۔ مجسٹریٹ نے پوچھا کہ اس سے کیا ہوگا؟ میں نے کہا کہ میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ وہ تخریب کار قادیانی ہوگا۔ سٹی مجسٹریٹ نے اس پر خصوصی نگاہ رکھی۔ ایک جلوس نعرے لگاتا آرہا تھا، دو لڑکے ایک طرف سے آئے اور انہوں نے اہل جلوس کو توڑ پھوڑ کی طرف لگا کر دکانوں کو آگ لگانی شروع کردی۔ ان کو گرفتار کیا گیا۔ جب عقیدے اور رہائش کی تحقیق ہوئی تو وہ جھنگ کمبل کے ایک کارخانے میں ملازم تھے۔ اور سکھر سندھ کے باشندے تھے۔ ایک قادیانی تھا، ایک ہندو۔ اسی طرح حضرت مولانا سید صادق حسین شاہ اور پانچ جید علماء اہل سنت ملوانہ موڑ جھنگ کے قریب شہید کردیئے گئے۔ ان کی گاڑی پر فائرنگ کے وقت ان کی کار کے پیچھے حمید اللہ قریشی ڈی ایس پی قادیانی کی گاڑی تھی۔ دہشت گرد فائرنگ کرکے سامنے موٹر سائیکل پر جارہے تھے مگر کیس کی تفتیش ایسے طریقہ پر ہوئی کہ ان علماء کا خون ضائع کردیا گیا۔

ایسے بہت سے واقعات ہیں جو منظر عام پر آچکے ہیں اور کچھ تفتیشی کارروائی کی پر اسرار تہوں میں دب گئے ہیں۔ اور قادیانی تفتیش کا رخ غلط پھیر کر صاف بچ جاتے ہیں۔ ۱۹۷۴ء میں آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد قادیانیوں نے ملک میں سنی شیعہ فساد کی نیو رکھی۔ ضیاء الحق دور میں اسے دہشت گردی کی شکل دے دی گئی۔ اور اس دہشت گردی کو کبھی فرقہ وارانہ رنگ میں، کبھی لسانی گروہی رنگ میں کبھی

علاقائی اور کبھی سیاسی رنگ میں پیش کیا۔ اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو ہر واقعہ کے پیچھے ہار [illegible] قادیانی کا ہاتھ ہے۔

اسی ضمن میں مہر شاہ ریلوے اسٹیشن کا یہ خوفناک حادثہ بھی محل نظر ہے۔ جب سے سیف الرحمن قیصرانی جو کہ قادیانی ہے۔ ملتان ڈویژن میں ریلوے کا ڈی ایس تعینات ہوا۔ اس ڈویژن نے ریلوے میں خسارہ ہی دکھایا۔ پسنجر گاڑیوں کا تو حال ہی برا ہوا۔ ایس ٹی، ریلوے گارڈ، پولیس نے لوٹ مار مچا دی۔ گاڑی میں ٹکٹ لیکر سفر کرنے والے دس فیصد افراد بہ مشکل ہوتے ہیں۔ ۲۶ نومبر ۱۹۹۶ء کو میرے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔ میرے پاس ٹکٹ تھا۔ چند افراد اور ٹکٹ والے تھے۔ تھل پسنجر ملتان تا پشاور جانے والی جو کہ خسارہ ہونے کی وجہ سے بند ہو چکی ہے۔ پوری گاڑی میں اکثریت بغیر ٹکٹ تھی۔ جو ایس ٹی صاحب کو کرایہ سے کچھ کم رقم دے کر آرام سے سفر کر رہے تھے۔ ایس ٹی صاحب ٹکٹ والے مسافروں سے سیٹیں لے کر بغیر ٹکٹ والے کو دے رہے تھے۔ میں ایس ٹی صاحب سے اس معاملے میں تلخ ہوا۔ تو ایس ٹی صاحب کے منہ سے سچی بات نکل گئی کہ ایسے نہ کریں تو اوپر والوں کو منتھلی کیسے دیں؟ منتھلی کا چکر سیف الرحمن قادیانی ڈی ایس ریلوے ملتان کا چلایا ہوا ہے۔ خانیوال میں انہیں ڈی ایس صاحب نے ٹیکنیکل افراد کی بجائے نان ٹیکنیکل افراد کو خصوصی طور پر بھرتی کر رکھا ہے۔ خانیوال کا اسٹیشن ملتان ڈویژن میں اس وجہ سے اہم ہے کہ مال گاڑی کے اکثر ڈبے علاقہ کے لئے وہاں سے بک ہوتے ہیں۔ اسٹیشن ماسٹر جو کہ سیف الرحمن کا خاص آدمی بتایا جاتا ہے۔ وہ علاوہ کرایہ سے سو روپیہ فی ڈبہ وصول کرتا ہے۔ تقریباً پچاس ہزار روپیہ یومیہ کی آمدن ہوتی ہے۔ ایک ایک دن سو سو ڈبہ بک ہوتا ہے۔ اسٹیشن ماسٹر اور عملہ میں اس اوپر کی آمدن کی تقسیم پر تلخی ہوئی اور یہ نزلہ اس عظیم نقصان پر پڑا کہ تیز رو کی بوگیوں سے پریشر بریک کے نظام کو اس عملہ نے ختم کر دیا۔ اخباری اطلاع سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ تقریباً پانچ چھے بوگیوں کے بعد پریشر پائپ لوہے کی ہک میں پھنسا کر باقی بوگیاں ڈمی کر دی گئی تھی۔ ڈرائیور پریشر چیک کرنے پر اخباری اطلاعات کے مطابق ڈرائیور اور اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر کی پریشر کے بارے میں تلخ کلامی بھی ہوئی۔ راستہ میں گارڈ بھی جب اپنی بریک لگوانے لگا تو ناکام ہوا۔ دس منٹ کے بعد خانیوال سے مہر شاہ تک یہ خوف ناک حادثہ پیش آیا۔ اب اسمیں چھوٹے عملے کو مورد الزام ٹھہرا کر معطل اور تفتیش کے چکر میں اس بہت بڑے نقصان پر پردہ ڈال دیا جائے گا۔ اصل ملزم صاف بچ جائے گا۔ قادیانی جہاں کہیں بھی ہیں کلیدی آسامیوں پر ہیں۔ وہ پاکستان کی جڑیں کھوکھلی کر رہے ہیں اور مرزا طاہر نے تو پاکستان کو کھلی جنگ کی دھمکی دی ہوئی ہے۔ وہ جنگ یہی ہے کہ پاکستان میں تفرقہ ڈالو اور نقصان پہنچاؤ۔ وہ پاکستان کے ہر مسلمان کے دشمن ہیں اور انہیں ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

نواز شریف صاحب کی پہلی وزارت عظمیٰ کے دور میں لبنیٰ اعجاز نامی قادیانی سائنس دان عورت شمسی توانائی پلانٹ جو کہ ۸۰ کروڑ ڈالر کا تھا۔ تباہ کر کے امریکہ بھاگ گئی اس کا کچھ نہ بگاڑا جا سکا۔ اسی طرح یہ سیف الرحمن قیصرانی ڈی ایس ریلوے ملتان ڈویژن، پاکستان کو بہت بڑا نقصان پہنچا رہا ہے۔ مگر پھر بھی معصوم بنا بیٹھا ہے۔ اسکی کھلی چھٹی سے محکمہ ریلوے کے ایس ٹی حضرات اور گارڈ صاحبان سے منتھلی کے نام پر ملتان سے پشاور چلنے والی تھل پسنجر ٹرین خسارہ دکھا کر بند ہو چکی ہے۔ خسارہ کے بارے میں، میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ اس کے بند ہونے سے اس لائن پر سفر کرنے والے عوام کو مشکلات کا سامنا ہے۔

قادیانی طبقہ پاکستان کے باشندوں کو مشکلات میں مبتلا کر کے بہت خوشی محسوس کرتا ہے کیونکہ اسے اسلام اور پاکستان سے دشمنی ہے۔ یہ کھاتے بھی پاکستان کا ہیں اور موقع ملتے ہی ڈنگ بھی پاکستان کو مارتے ہیں۔ اس کے ہزاروں ثبوت موجود ہیں۔ جو حکمران دیدہ دانستہ آنکھیں بند کر لے اس کا کوئی علاج نہیں۔ سیف الرحمن قیصرانی کی ایک حرکت اور منظر عام پر لا رہا ہوں۔ کوٹلہ جام ریلوے اسٹیشن سے ایک بوگی ملتان کے لئے لگتی ہے۔ غالباً ماڑی انڈس گاڑی کے ذریعے ملتان جا کر ۱۹۰ ڈاؤن سے کراچی جاتی ہے۔ اس میں ۸۷ سیٹ ہیں۔ اس کا اصل کرایہ اکانومی کا کراچی کا مبلغ ۲۴۵ روپیہ بمعہ ٹوکن ہے۔ مگر ڈیرہ اسماعیل خان سے ٹھیکیدار ریلوے ایجنسی سید چراغ شاہ مبلغ ۲۹۰ روپے حاضر ریٹ لے رہا ہے۔ برتھ کا اصل کرایہ ۲۶۰ روپے ہے۔ مگر کراچی برتھ کے لئے ۲۳۰ روپیہ وصول کیا جا رہا ہے۔ عوام سے لوٹ کھسوٹ میں کوٹلہ جام کا اسٹیشن ماسٹر اور اسکا اسٹنٹ بھکر ریلوے اسٹیشن کا عملہ بمعہ اسٹیشن ماسٹر سب ملوث ہیں۔ اس لوٹ کے مال میں اکثر دفعہ ان میں کھینچا تانی بھی ہوتی ہے۔ کراچی جانے والے مسافروں کو بھی پریشان کیا جاتا ہے۔ اس پریشانی سے فائدہ اٹھا کر اکثر دفعہ گارڈ صاحب بھی ملوث ہوتے ہیں اور سواری سے ۲۰ روپیہ مزید وصول کیا جاتا ہے۔ اور یہ سب کچھ سیف الرحمن قیصرانی قادیان کے اشارہ پر ہو رہا ہے۔ کیونکہ اس کو راضی کرنے کے لئے منتھلی دینی پڑتی ہے۔

اس سلسلہ میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ جب بندہ نے یہ معلومات اکٹھی کرنے کے لئے ملتان کندیاں سیکشن پر متعین ایک اسٹیشن ماسٹر سے رابطہ قائم کیا تو بھکر قادیانیوں کے ایک ذمہ دار کو کسی طرح علم ہو گیا۔ اس نے اس اسٹیشن ماسٹر کو بلا کر ڈی ایس ریلوے ملتان سیف الرحمن کو خبر دینے کی دھمکی دی اور کہا کہ میں اطلاع دے دونگا کہ تم ہمارے دشمن، دین محمد فریدی کو ملتے ہو۔ اسٹیشن ماسٹر جرأت کر گیا اور اس قادیانی کو کھری کھری سنادیں۔ میں موجود حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ اس ملک دشمن طبقہ سے آپ اچھی طرح آگاہ ہیں جہاں اور اچھے اقدام کر رہے ہیں وہاں ان کو آئین پاکستان کو ماننے پر مجبور کرو ورنہ ان کو آئین سے بغاوت کرنے کے جرم میں گرفتار کر کے سزا دی جائے اور کلیدی آسامیوں سے علیحدہ کر کے ملک میں امن و امان کو بحال کیا جائے۔

سیدنا معاویہ پر اعتراضات کا علمی تجزیہ

پروفیسر قاضی محمد طاہر الہاشمی (قیمت -/200 روپے)